

دینی تعلیم سے دوری کے اسباب کا تجزیاتی مطالعہ

Hafiz Muhammad Hamza

PhD scholar The Imperial College of Business Studies Lahore

hamzaiiuiok@gmail.com

Ayyaz Akhtar

M Phil scholar University of Okara

akhtarayaz277@gmail.com

Abstract:

Religious education has historically played a central role in shaping individual character and societal values. However, in contemporary times, there is a noticeable trend of distancing from formal religious learning, especially among the younger generations. This study aims to analyze the underlying causes of this phenomenon through a comprehensive examination of social, economic, cultural, and institutional factors. Key contributing elements include the increasing influence of secular education, urbanization, peer pressure, lack of family guidance, misconceptions about religious teachings, and limited access to qualified religious educators. The study also explores the role of media, technological distractions, and modern lifestyle choices in diverting attention away from religious education. By identifying and critically evaluating these causes, the research provides insights into strategies for promoting the relevance and integration of religious education in modern society. This analytical approach serves as a foundation for policymakers, educators, and religious institutions seeking to address the decline in religious engagement and enhance the holistic development of individuals.

Keywords:

Religious Education, Educational Distance, Social Factors, Cultural Influence, Institutional Challenges, Modern Lifestyle, Media Impact, Youth Engagement, Religious Awareness, Analytical Study

دینی تعلیم، انسانی زندگی میں اخلاقی، روحانی اور سماجی اقدار کی تشکیل میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ نہ صرف فرد کی شخصی ترقی کا ضامن ہے بلکہ معاشرتی توازن اور فلاح و بہبود کے قیام میں بھی ایک مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔ اسلامی معاشرے میں دینی تعلیم کو عقل و شعور کے ہم آہنگ ذریعہ سمجھا جاتا ہے جو انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابی کی راہ دکھاتی ہے۔ موجودہ دور میں دینی تعلیم سے دوری ایک تشویشناک مسئلہ بن چکی ہے، خاص طور پر نوجوان نسل میں اس رجحان کا تیزی سے اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ اس دوری کے متعدد اسباب ہیں، جن میں معاشرتی، اقتصادی، ثقافتی اور ادارہ جاتی عوامل شامل ہیں۔ جدید تعلیمی نظام، شہری زندگی کی مصروفیات، تکنیکی و میڈیا کے اثرات، والدین کی رہنمائی میں کمی، اور دینی تعلیم کے حوالے سے موجود غلط فہمیاں ایسے عوامل ہیں جو نوجوانوں کو دینی تعلیم سے دور کر رہے ہیں۔ یہ مطالعہ انہی اسباب کا تجزیاتی جائزہ پیش کرتا ہے تاکہ ان کے اثرات کو سمجھا جاسکے اور دینی تعلیم کی اہمیت کو نوجوانوں اور معاشرے کے دیگر طبقات تک مؤثر طریقے سے پہنچانے کے لیے مناسب حکمت عملی وضع کی جاسکے۔ تحقیقی نقطہ نظر کے تحت یہ مطالعہ معاشرتی اور تعلیمی نظام میں موجود خامیوں کو اجاگر کرتا ہے اور دینی تعلیم کی افادیت کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق برقرار رکھنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

دینی تعلیم کا مفہوم

دینی تعلیم ایک ایسا جامع اور نظاماتی عمل ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کو دین کے اصولوں اور اقدار کے تناظر میں منظم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ تعلیم صرف معلوماتی نوعیت کی نہیں بلکہ فکری، اخلاقی، روحانی اور عملی تربیت کا مجموعہ ہے، جس کا مقصد فرد کو نہ صرف دینی شعور سے آراستہ کرنا بلکہ اسے ایک متوازن اور بااخلاق شخصیت میں

ڈھالنا بھی ہے۔ دینی تعلیم کے ذریعے انسان کو نہ صرف عبادت، فقہی احکام اور عقائد کا علم حاصل ہوتا ہے بلکہ وہ معاشرتی ذمہ داریوں، اخلاقی حدود، اور سماجی ہم آہنگی کے اصولوں سے بھی روشناس ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں دینی تعلیم فرد کو حق و باطل، عدل و ظلم، اور نیکی و بدی کے عملی معیاروں سے آگاہ کرتی ہے تاکہ وہ اپنے کردار، رویے اور اعمال میں دین کی تعلیمات کے مطابق عمل کرے۔ دینی تعلیم فرد کو اخلاقی بصیرت اور روحانی شعور عطا کرتی ہے جو زندگی کے پیچیدہ مسائل اور اخلاقی کشمکشوں میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ تعلیم معاشرتی سطح پر رواداری، بردباری، عدل و انصاف اور خیرات و فلاح کے اصولوں کی بنیاد بھی فراہم کرتی ہے، جس سے معاشرہ ایک ہم آہنگ، پر امن اور بااخلاق ماحول میں ترقی کرتا ہے۔ تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو دینی تعلیم نے ہمیشہ انسانوں کو اپنی فطرت کے مطابق سنوارنے، ذہنی و روحانی توازن قائم کرنے، اور فرد و معاشرہ دونوں میں اصلاح کی راہیں ہموار کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

اس مفہوم سے واضح ہوتا ہے کہ دینی تعلیم کا مقصد صرف رسمی یا سطر ی علم حاصل کرنا نہیں بلکہ ایک ایسا عملی اور اخلاقی علم دینا ہے جو انسان کے ہر پہلو، خواہ وہ فردی ہو یا اجتماعی، پر اثر انداز ہو اور اسے دنیا و آخرت کی کامیابی کی راہ پر گامزن کرے۔ (احمد، اسلامی تعلیم: اصول اور عملی اطلاق، 2018، ص 45)۔

اسلام میں دینی تعلیم کی اہمیت

اسلام میں دینی تعلیم کو انسان کی زندگی میں مرکزی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ یہ نہ صرف فرد کے روحانی اور اخلاقی معیار کی بنیاد فراہم کرتی ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، عدل و انصاف، اور فلاح و بہبود کے اصولوں کو بھی فروغ دیتی ہے۔ قرآن و سنت میں بار بار تعلیم اور علم کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، اور ہر مسلمان پر فرض کیا گیا ہے کہ وہ دین کے بنیادی اصولوں اور اخلاقی اقدار سے مکمل آگاہی حاصل کرے۔ دینی تعلیم کے ذریعے انسان اپنے کردار، رویے اور معاشرتی تعلقات میں توازن پیدا کرتا ہے، اور اپنی ذاتی و اجتماعی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق ڈھالتا ہے۔ دینی تعلیم انسان کو نہ صرف عبادت اور فقہی احکام کی معرفت عطا کرتی ہے بلکہ اسے اخلاقی بصیرت، صبر، شکر، اور معاشرتی ذمہ داریوں کے ادراک سے بھی آراستہ کرتی ہے۔ اس کے ذریعے فرد معاشرتی برائیوں، اخلاقی لغزشوں، اور غیر معیاری رویوں سے بچتا ہے اور ایک متوازن اور پر امن معاشرتی کردار ادا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ تاریخی اور عصری مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلامی تعلیمات میں دینی علم کا حصول ہر فرد کی کامیابی اور معاشرتی ترقی کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے، کیونکہ علم اور عمل کا امتزاج انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابی کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔

(خان، اسلامی علوم کی بنیادیں، 2020، ص 112)۔

اسلام میں دینی تعلیم کی یہ اہمیت اس بات کی دلیل ہے کہ یہ صرف فرد کی ذاتی ترقی کے لیے نہیں بلکہ پوری امت کی اخلاقی، فکری، اور روحانی بلندی کے لیے لازمی ستون ہے۔ اس تعلیم کے بغیر نہ تو اخلاقی شعور مکمل ہوتا ہے اور نہ ہی معاشرتی توازن قائم رہ سکتا ہے، اور نہ ہی انسان اللہ کے تقویٰ اور عدل و انصاف کے معیار پر پورا اتر سکتا ہے۔

دینی تعلیم اور اخلاقی و روحانی تربیت

دینی تعلیم کا ایک بنیادی مقصد انسان کی اخلاقی اور روحانی تربیت ہے، جو فرد کے کردار، رویے اور معاشرتی تعلقات کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں علم اور اخلاق کو علیحدہ نہیں بلکہ ایک دوسرے کے ہم آہنگ سمجھا گیا ہے، کیونکہ علم جب عمل کے ساتھ منسلک ہو تو انسان کی روحانی بلندی اور اخلاقی مضبوطی کو فروغ دیتا ہے۔ دینی تعلیم کے ذریعے انسان صبر، شکر، عدل، احسان، اور تحمل جیسے اخلاقی اصولوں سے واقف ہوتا ہے اور انہیں اپنے روزمرہ کے اعمال میں نافذ کرتا ہے۔ روحانی تربیت کے تناظر میں دینی تعلیم انسان کے دل و دماغ کو اللہ تعالیٰ کی ذات، اس کے احکام اور اس کی رضا کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ یہ تعلیم انسان کو فکری اور نفسیاتی طور پر مضبوط بناتی ہے تاکہ وہ زندگی کے اخلاقی اور روحانی چیلنجز کا مقابلہ کر سکے۔ اسلامی نصوص میں نماز، روزہ، زکوٰۃ، اور دیگر عبادت کو نہ صرف عبادت کے طور پر بلکہ اخلاقی و روحانی تربیت کے ذریعے انسان کی شخصیت کو سنوارنے کے وسائل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ دینی تعلیم فرد کو اپنی فطری جبلت، معاشرتی ذمہ داری اور روحانی ترقی کے درمیان توازن قائم کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے، جس سے انسان نہ صرف خود کو بلکہ معاشرہ بھی اخلاقی اور روحانی اعتبار سے مضبوط بناتا ہے۔ یہ تربیت انسان کو اعمال کی درست سمت، رویوں کی نفاست، اور دل کی صفائی کے ذریعے دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔

(حسین، اسلامی تعلیم میں عصری چیلنجز، 2019، ص 78)۔

اس طرح دینی تعلیم اور اخلاقی و روحانی تربیت کا امتزاج انسان کو ایک متوازن، بااخلاق اور پر اثر شخصیت عطا کرتا ہے، جو فرد کی ذاتی اصلاح کے ساتھ معاشرتی اصلاح کا بھی سبب بنتی ہے۔

معاشرتی عوامل اور دینی تعلیم سے دوری

معاشرتی عوامل دینی تعلیم سے دوری کے اسباب میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں، کیونکہ انسان اپنی معاشرتی ماحول، ثقافتی رجحانات اور سماجی تعلقات سے گہرا متاثر ہوتا ہے۔ ایک فرد جس معاشرے میں پیدا ہوا تو اور نشوونما پاتا ہے، اس کے نظریات، رویے اور اقدار اکثر اسی معاشرتی تناظر میں تشکیل پاتے ہیں۔ اگر معاشرتی ماحول میں دینی اقدار کی اہمیت کمزور ہو یا غیر دینی اور سیکولر رجحانات غالب ہوں، تو نوجوان نسل میں دینی تعلیم کے حوالے سے دلچسپی میں نمایاں کمی واقع ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں، معاشرتی دباؤ اور ہم عمروں (peer pressure) کے اثرات بھی نوجوانوں کو دینی تعلیم سے دور کر سکتے ہیں۔ مثلاً، اگر دوستوں یا سماجی حلقوں میں دینی تعلیم کی قدر دانی نہ ہو یا اسے وقت کا ضیاع سمجھا جائے، تو فرد خود بھی اس تعلیم سے دوری اختیار کر لیتا ہے۔ شہری زندگی کے تناؤ، معاشرتی مصروفیات اور ثقافتی سرگرمیوں میں مصروفیت بھی نوجوانوں کے دینی شعور پر منفی اثر ڈالتی ہے۔

معاشرتی رسم و رواج، روایتی رویے اور جدید ثقافتی سرگرمیاں بعض اوقات دینی تعلیم کی اہمیت کو کم کر دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر، تفریحی اور تکنیکی وسائل، سوشل میڈیا، اور غیر دینی تفریحات نوجوانوں کی توجہ کو دینی تعلیم سے ہٹا دیتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ دینی سرگرمیوں میں حصہ لینے میں کم دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس طرح معاشرتی عوامل نہ صرف دینی علم کے حصول میں رکاوٹ بنتے ہیں بلکہ فرد کے اخلاقی اور روحانی معیار پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ (فاروقی، اسلامی تدریس اور معاشرہ، لاہور: مکتبہ صدیق، 2021، ص 63)۔

معاشرتی اثرات، چاہے وہ مثبت ہوں یا منفی، دینی تعلیم کی قبولیت اور عملی اطلاق پر براہ راست اثر ڈال سکتے ہیں۔ لہذا نوجوانوں میں دینی تعلیم کی ترویج کے لیے معاشرتی ماحول میں مثبت تبدیلی، خاندان اور کمیونٹی کی فعال شمولیت ناگزیر ہے۔

اقتصادی مسائل اور دینی تعلیم پر اثرات

اقتصادی مسائل دینی تعلیم سے دوری کے اہم اسباب میں شامل ہیں، کیونکہ معاشرتی اور فردی وسائل کی کمی یا مالی مشکلات براہ راست تعلیم کے حصول اور معیار پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ کم آمدنی والے گھرانوں کے بچے اکثر دینی تعلیم کے حصول سے محروم رہ جاتے ہیں، کیونکہ والدین کو معاشی بوجھ کے باعث بچوں کو فوراً عملی زندگی میں شامل کرنا پڑتا ہے، یا وہ بچوں کو تعلیم کے متبادل ذرائع کی طرف مائل کر دیتے ہیں جو دینی تعلیم سے کم تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ، معاشی دباؤ کے نتیجے میں دینی مدارس اور اداروں کے معیار اور سہولیات پر بھی اثر پڑتا ہے، جس سے طلبہ میں دینی تعلیم کے لیے دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔ جدید معاشرت میں اقتصادی استحکام کی خواہش افراد کو دنیاوی تعلیم کی طرف زیادہ راغب کرتی ہے، کیونکہ معاشی فوائد اور کیریئر کے مواقع فوری طور پر دینی تعلیم کے مقابلے میں زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ اس رجحان کے نتیجے میں نوجوان نسل میں دینی تعلیم کی ترجیح کمزور پڑ جاتی ہے، اور وہ عملی اور روحانی تربیت کے مواقع سے محروم رہ جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں، بعض علاقوں میں مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے دینی مدارس میں مطلوبہ تعداد میں اساتذہ کی خدمات میسر نہیں ہوتیں، تعلیمی مواد کی فراہمی محدود ہوتی ہے، اور سہولیات کی کمی کی وجہ سے طلبہ کی توجہ اور دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔ اقتصادی مسائل کے یہ عوامل نہ صرف تعلیم کے حصول میں رکاوٹ بنتے ہیں بلکہ فرد کی اخلاقی اور روحانی تربیت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں، کیونکہ دینی تعلیم اور تربیت کا معیار براہ راست وسائل اور مالی سہولیات سے جڑا ہوتا ہے (رحمانی، دینی تعلیم اور معاشرتی مسائل، کراچی: مکتبہ ناصر، 2020، ص 88)۔

اقتصادی مسائل دینی تعلیم کی رسائی، معیار، اور افادیت کو متاثر کرتے ہیں، اور نوجوان نسل کو دینی تعلیم سے دور کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لہذا دینی تعلیم کی ترویج کے لیے معاشرتی اور حکومتی سطح پر مالی معاونت اور وسائل کی فراہمی ناگزیر ہے۔

جدید تعلیمی نظام اور دینی تعلیم کا تعلق

جدید تعلیمی نظام اور دینی تعلیم کے درمیان تعلق ایک پیچیدہ اور کثیر الجہتی موضوع ہے، کیونکہ دونوں کا مقصد علم و فکری ترقی فراہم کرنا ہے، مگر طریقہ کار، نصاب اور نظریاتی بنیادیں مختلف ہیں۔ جدید تعلیمی نظام میں زیادہ تر توجہ دنیاوی علوم، ٹیکنالوجی، اور پیشہ ورانہ مہارتوں کی تربیت پر مرکوز ہوتی ہے، جبکہ دینی تعلیم روحانی، اخلاقی اور عملی تربیت پر زور دیتی ہے۔ اس فرق کے سبب نوجوان نسل اکثر دینی تعلیم کے لیے کم وقت اور دلچسپی نکال پاتی ہے، کیونکہ جدید تعلیمی مصروفیات اور امتحانی دباؤ دینی نصاب کے مطالعے کی جگہ کم کر دیتے ہیں۔ جدید تعلیمی نظام کے نصاب میں دینی مضامین یا تو محدود ہیں یا ان کی تدریس سطحی اور عملی تربیت سے خالی ہے، جس کے نتیجے میں طلبہ کو دینی تعلیم کے فلسفے اور عملی اطلاق کے بارے میں مکمل آگاہی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کمی کی وجہ سے نوجوان دینی تعلیم کو عملی زندگی سے غیر متعلق سمجھنے لگتے ہیں، اور وہ اس کے حقیقی فائدے اور روحانی اثرات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ دینی اور جدید تعلیمی نظام کے درمیان ہم آہنگی کی کمی بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اگرچہ بعض ممالک میں کوشش کی گئی ہے کہ دینی مدارس اور جدید تعلیمی اداروں کے نصاب کو متوازن بنایا جائے، مگر عملی سطح پر ابھی بھی فرق موجود ہے، جس سے نوجوانوں میں دینی تعلیم کی اہمیت اور افادیت کے بارے میں شعور کمزور پڑتا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے نصاب سازی میں دونوں نظاموں کے مؤثر امتزاج کی ضرورت ہے، تاکہ طلبہ دینی اور دنیاوی علوم دونوں میں مہارت حاصل کر سکیں۔

(ڈاکٹر محمد احمد قادری، جدید تعلیم اور دینی مدارس: ایک تجزیاتی مطالعہ، لاہور: مکتبہ دار الفکر، 2021، ص 102)۔

جدید تعلیمی نظام اور دینی تعلیم کے درمیان مناسب تعلق قائم کرنا نوجوان نسل کی متوازن تربیت، اخلاقی بصیرت، اور روحانی ترقی کے لیے ناگزیر ہے، تاکہ وہ اپنی دنیاوی اور دینی ذمہ داریوں کو مؤثر انداز میں انجام دے سکیں۔

خاندانی کردار اور والدین کی رہنمائی کی کمی

خاندان اور والدین کا کردار بچوں کی تربیت اور دینی تعلیم میں دلچسپی پیدا کرنے کے حوالے سے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں والدین پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اخلاقی، روحانی اور عملی تربیت میں فعال رہیں، تاکہ وہ نہ صرف دینی علم حاصل کریں بلکہ اسے اپنی عملی زندگی میں بھی نافذ کر سکیں۔ والدین کی رہنمائی اور توجہ کے بغیر، بچوں میں دینی تعلیم کے حصول میں دلچسپی اور شعور کمزور پڑ جاتا ہے، جس کے نتیجے میں وہ دنیاوی مصروفیات اور سماجی اثرات کے زیر اثر دینی تعلیم سے دور ہو جاتے ہیں۔ اگر والدین خود دینی عمل اور علم کے فروغ میں غیر فعال ہوں یا بچوں کو دینی علم کی اہمیت کے بارے میں شعور نہ دیں، تو بچوں میں دینی تعلیم کے تئیں رویہ غیر سنجیدہ اور غیر فعال بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، جدید معاشرت میں والدین کی مصروفیات اور کاروباری یا پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی وجہ سے بچوں کو دینی نصاب اور عبادت کے لیے مناسب وقت اور رہنمائی فراہم نہیں ہو پاتی، جس کا اثر بچوں کی روحانی اور اخلاقی تربیت پر براہ راست پڑتا ہے۔

والدین کی تعلیم اور شعور کا فقدان بھی دینی تعلیم سے دوری کا سبب بنتا ہے۔ اگر والدین خود دینی علم سے آشنا نہ ہوں یا اس کی عملی اہمیت کو سمجھنے میں ناکام رہیں، تو بچے بھی دینی تعلیم کے حقیقی فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس مسئلے کا حل والدین کی تربیت، شعور کی افزائش اور خاندانی ماحول میں دینی اقدار کو فروغ دینے میں مضمر ہے، تاکہ بچوں میں دینی علم کے حصول کے لیے مثبت رجحان پیدا ہو سکے (ڈاکٹر احمد رشید قریشی، خاندان اور دینی تربیت: ایک تحقیقی جائزہ، لاہور: مکتبہ فلاح، 2019، ص 74)۔

خاندانی کردار اور والدین کی رہنمائی کی کمی دینی تعلیم سے دوری کے اسباب میں نمایاں ہے، اور اس خلا کو پر کرنا نوجوان نسل کی متوازن اور اخلاقی تربیت کے لیے ناگزیر ہے۔

نوجوانوں میں دینی تعلیم سے دوری کے نفسیاتی اسباب

نوجوانوں میں دینی تعلیم سے دوری کے نفسیاتی اسباب ایک پیچیدہ اور کثیر الجہتی مسئلہ ہیں، کیونکہ یہ عوامل فرد کے فکری، جذباتی اور نفسیاتی ڈھانچے سے گہرائی سے جڑے ہوتے ہیں۔ نوجوان عموماً ایسے مرحلے میں ہوتے ہیں جہاں شناخت کی تشکیل، خود اعتمادی، اور سماجی تعلقات کا عمل جاری ہوتا ہے۔ اگر اس دوران دینی تعلیم کے تئیں دلچسپی پیدا کرنے

میں خلل آئے یا اسے غیر متعلقہ سمجھا جائے، تو نوجوان خود بخود اس سے دوری اختیار کر لیتے ہیں۔ نوجوانوں میں دینی تعلیم سے دوری کا ایک اہم نفسیاتی سبب یہ ہے کہ انہیں اکثر دینی تعلیم کو پیچیدہ، غیر عملی یا عصر حاضر کے مسائل سے غیر متعلق سمجھا جاتا ہے۔ اس تصور کے نتیجے میں وہ دینی علم میں دلچسپی کھودیتے ہیں اور دنیاوی تعلیم یا تفریحی سرگرمیوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں، نوجوانوں میں توجہ اور دلچسپی کی کمی، فوری اطمینان کی خواہش، اور صبر و تحمل کی کمی بھی دینی تعلیم سے دوری کے اہم نفسیاتی اسباب ہیں۔

علاوہ ازیں، ذہنی دباؤ، سماجی مقابلہ اور peer pressure کے اثرات بھی نوجوانوں کے دینی شعور اور دلچسپی پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر نوجوان کو اپنے ہم عمروں یا معاشرتی ماحول میں دینی تعلیم کی اہمیت کے بارے میں مثبت تجربہ نہ ہو، تو وہ خود بھی اس تعلیم کو کم اہم سمجھنے لگتے ہیں۔ اس لیے دینی تعلیم سے دوری کے نفسیاتی اسباب کو سمجھنے کے لیے نوجوانوں کے ذہنی، جذباتی اور سماجی حالات کا جامع تجزیہ ضروری ہے، تاکہ ان کی دلچسپی اور شعور کو مؤثر انداز میں فروغ دیا جاسکے۔
(ڈاکٹر محمد طاہر رضوی، نوجوانوں میں دینی شعور اور نفسیاتی عوامل، لاہور: مکتبہ النور، 2020، ص 59)۔

نوجوانوں میں دینی تعلیم سے دوری صرف معلوماتی خلا کی وجہ سے نہیں بلکہ نفسیاتی اور جذباتی عوامل کے امتزاج کی وجہ سے بھی پیدا ہوتی ہے، اور ان اسباب کو دور کیے بغیر دینی تعلیم کی مؤثر ترویج ممکن نہیں۔

میڈیا اور ٹیکنالوجی کے اثرات

میڈیا اور ٹیکنالوجی کا نوجوانوں کی زندگی میں بڑھتا ہوا اثر دینی تعلیم سے دوری کے اہم عوامل میں شمار ہوتا ہے۔ جدید دور میں انفارمیشن ٹیکنالوجی، سوشل میڈیا، موبائل ایپس، اور انٹرنیٹ کے ذریعے نوجوانوں کی توجہ دنیاوی اور تفریحی سرگرمیوں کی جانب زیادہ مائل ہو گئی ہے، جس کے نتیجے میں دینی نصاب اور عبادات کے لیے مناسب وقت اور دلچسپی نہیں رہتی۔ میڈیا پر دکھائے جانے والے غیر دینی مواد، فیشن کے رجحانات، اور غیر اخلاقی پروگرام نوجوانوں کے اخلاقی شعور اور دینی وابستگی کو متاثر کرتے ہیں۔ ٹیکنالوجی کے استعمال میں تیز رفتار مواد اور فوری اطمینان کی خواہش نوجوانوں میں صبر اور توجہ کی کمی پیدا کرتی ہے، جس سے وہ دینی تعلیم کے مطالعے اور عبادات میں مستقل دلچسپی نہیں رکھ پاتے۔ اس کے علاوہ، سوشل میڈیا پر دیگر نوجوانوں کے رویے اور رجحانات بھی ایک نفسیاتی دباؤ پیدا کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں نوجوان اپنے دینی فہم کو معاشرتی مقبولیت کے دباؤ کے تحت نظر انداز کرنے لگتے ہیں۔

میڈیا اور ٹیکنالوجی کے یہ اثرات نہ صرف نوجوانوں کے دینی علم کے حصول میں رکاوٹ بنتے ہیں بلکہ ان کے اخلاقی رویے، روحانی شعور، اور معاشرتی تعلقات پر بھی منفی اثر ڈالتے ہیں۔ اس لیے دینی تعلیم کی مؤثر ترویج کے لیے ضروری ہے کہ والدین، اساتذہ اور معاشرتی ادارے نوجوانوں کو میڈیا اور ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال کی تربیت فراہم کریں اور دینی تعلیم کو دلچسپ اور عملی انداز میں پیش کریں تاکہ نوجوان اس سے منسلک رہیں (ڈاکٹر زاہد محمود، میڈیا، ٹیکنالوجی اور دینی تعلیم، کراچی: مکتبہ نورانیہ، 2021، ص 71)۔

میڈیا اور ٹیکنالوجی کے اثرات کے تناظر میں نوجوانوں میں دینی تعلیم کی اہمیت کو برقرار رکھنے کے لیے عملی اور تخلیقی حکمت عملی وضع کرنا ناگزیر ہے۔

شہری زندگی اور وقت کی کمی

شہری زندگی کی تیز رفتاری اور روزمرہ کے متنوع تقاضے نوجوانوں کو دینی تعلیم سے دور کرنے کے اہم عوامل میں شامل ہیں۔ شہری علاقوں میں رہائش پذیر افراد کو تعلیمی، پیشہ ورانہ اور معاشرتی ذمہ داریوں کے دباؤ کا سامنا کرنا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے دینی نصاب، عبادات اور دیگر دینی سرگرمیوں کے لیے مناسب وقت میسر نہیں رہتا۔ اس صورتحال میں نوجوان اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ مصروفیات کے باعث دینی تعلیم کے حصول اور روحانی تربیت کی طرف کم رجوع کرتے ہیں۔ شہری زندگی میں تفریحی سرگرمیاں، غیر ضروری سماجی مصروفیات، اور ٹیکنالوجی کا بڑھتا ہوا استعمال وقت کی کمی کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ نوجوانوں کی زندگی کے شیڈول میں دینی تعلیم کے لیے مقررہ وقت کا فقدان، نہ صرف علم کے حصول میں خلل ڈالتا ہے بلکہ ان کے اخلاقی اور روحانی ارتقاء کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں نوجوان دینی نصاب کو غیر متعلقہ یا کم اہم سمجھنے لگتے ہیں اور دنیاوی

سرگرمیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ شہری زندگی میں والدین کی مصروفیت اور خاندانی رہنمائی کا محدود ہونا بھی وقت کی کمی کے اثرات کو بڑھا دیتا ہے، کیونکہ والدین بچوں کی دینی تربیت میں فعال کردار ادا نہیں کر پاتے۔ اس تناظر میں دینی تعلیم سے دوری نہ صرف ذاتی اور روحانی ترقی کے لیے نقصان دہ ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی اور اخلاقی توازن پر بھی منفی اثر ڈالتی ہے (ڈاکٹر ناصر احمد بھٹی، شہری زندگی میں دینی تعلیم کے مسائل، لاہور: مکتبہ فلاح، 2020، ص 95)۔

شہری زندگی کی تیز رفتار اور وقت کی کمی نوجوانوں میں دینی تعلیم سے دوری کے عوامل میں ایک نمایاں کردار ادا کرتی ہے، اور اس خلا کو پُر کرنے کے لیے تعلیمی اداروں، خاندان، اور معاشرتی اداروں کی فعال شمولیت ضروری ہے۔

ثقافتی اور سماجی رجحانات کا دینی تعلیم پر اثر

ثقافتی اور سماجی رجحانات دینی تعلیم کے حصول اور افادیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ہر معاشرے میں رائج رسوم، روایات، فنی اور تفریحی رجحانات نوجوانوں کے رویے اور علم کے انتخاب میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر ثقافتی رجحانات زیادہ تر دنیاوی یا غیر دینی سرگرمیوں کی طرف مائل ہوں، تو نوجوانوں میں دینی تعلیم کی اہمیت اور افادیت کے بارے میں شعور کمزور پڑ جاتا ہے۔ ایسے معاشرتی ماحول میں جہاں دینی اقدار کو کم تر سمجھا جاتا ہے یا انہیں غیر عملی تصور کیا جاتا ہے، وہاں نوجوان خود بخود دینی تعلیم سے دوری اختیار کر لیتے ہیں۔ سماجی دباؤ اور معاشرتی قبولیت کے تقاضے بھی دینی تعلیم سے دوری میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ نوجوان اکثر اپنے ہم عمروں یا سماجی حلقوں کے رجحانات کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور اگر وہ دینی تعلیم کو ان کے معاشرتی معیار کے مطابق غیر ضروری سمجھیں، تو اس کی طرف رغبت کم ہو جاتی ہے۔ ثقافتی سرگرمیاں، تفریحی مواقع، اور غیر دینی محافل نوجوانوں کے وقت اور دلچسپی کو دینی تعلیم سے ہٹا دیتے ہیں۔

معاشرتی اور ثقافتی ماحول میں دینی تعلیم کے تئیں رویے اور توقعات بھی نوجوانوں کی تربیت اور علم کے حصول پر اثر ڈالتی ہیں۔ اگر سماج میں دینی تعلیم کی قدر و منزلت کم ہو، تو نوجوان اس کی اہمیت کو بھی کم سمجھتے ہیں، جس سے دینی نصاب اور عملی تربیت کے لیے ان کی دلچسپی محدود رہ جاتی ہے۔ اس کے برعکس، اگر سماجی اور ثقافتی نظام میں دینی تعلیم کو اعزاز اور اہمیت دی جائے، تو نوجوان اس کے حصول اور اطلاق میں فعال کردار ادا کرنے کے لیے مائل ہوتے ہیں (ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی، ثقافت، سماج اور دینی تعلیم، لاہور: مکتبہ روشنی، 2019، ص 81)۔

ثقافتی اور سماجی رجحانات نوجوانوں کے دینی شعور، دلچسپی، اور علم کے حصول پر براہ راست اثر ڈال سکتے ہیں، اور ان عوامل کو سمجھنا اور مناسب حکمت عملی اختیار کرنا دینی تعلیم کی مؤثر ترویج کے لیے ناگزیر ہے۔

دینی اداروں میں تعلیمی معیار اور سہولیات کی کمی

دینی ادارے دینی تعلیم کی فراہمی میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں، لیکن اکثر تعلیمی معیار اور سہولیات کی کمی کے مسائل نوجوانوں کو دینی تعلیم سے دور کر دیتے ہیں۔ تعلیمی معیار کی کمی، اساتذہ کی تربیت، تدریسی مواد کی غیر دستیابی، اور نصاب کی محدودیت طلبہ کی علمی اور عملی صلاحیتوں پر منفی اثر ڈالتی ہے۔ جب دینی اداروں میں معیار اور سہولیات ناقص ہوں، تو طلبہ کی دلچسپی اور لگن کم ہو جاتی ہے، اور وہ دینی تعلیم کو غیر اہم یا غیر مؤثر سمجھنے لگتے ہیں۔ دینی مدارس میں بنیادی سہولیات جیسے کتب، لائبریری، تدریسی آلات، اور عملی تربیت کے مواقع کی کمی بھی طلبہ کی علمی ترقی اور عملی فہم میں رکاوٹ بنتی ہے۔ اس کے نتیجے میں نوجوان نہ صرف دینی علم میں محدود رہ جاتے ہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی تربیت کے مواقع سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ اس کی کا اثر خاص طور پر کم وسائل والے علاقوں میں زیادہ محسوس کیا جاتا ہے، جہاں طلبہ کے پاس معیاری دینی تعلیم حاصل کرنے کے دیگر ذرائع موجود نہیں ہوتے۔ دینی اداروں کی انتظامیہ اور اساتذہ کی کمی بھی تعلیمی معیار اور سہولیات کی کمی کو بڑھاتی ہے۔ تربیت یافتہ اساتذہ اور جدید تدریسی تکنیکوں کے فقدان کی وجہ سے طلبہ دینی تعلیم کے عملی اور فکری فوائد کو محسوس نہیں کر پاتے، جس سے وہ دینی تعلیم سے دور ہونے لگتے ہیں۔ لہذا تعلیمی معیار اور سہولیات کی بہتری کے بغیر دینی تعلیم کے مؤثر اثرات حاصل کرنا مشکل ہے۔

(ڈاکٹر طارق محمود خان، دینی مدارس اور تعلیمی معیار: ایک تحقیقی جائزہ، لاہور: مکتبہ فلاح، 2020، ص 67)۔

دینی اداروں میں تعلیمی معیار اور سہولیات کی کمی نوجوانوں کی دینی تعلیم سے دلچسپی اور وابستگی کو متاثر کرتی ہے، اور اس خلا کو دور کرنے کے لیے اداروں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی، اساتذہ کی تربیت اور نصاب کی تجدید ناگزیر ہے۔

اساتذہ کی قابلیت اور تربیت کا کردار

اساتذہ کی قابلیت اور تربیت دینی تعلیم کی افادیت اور معیار میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ ایک استاد نہ صرف علم کا ذریعہ ہوتا ہے بلکہ طلبہ کی روحانی، اخلاقی اور عملی تربیت میں بھی رہنما کا کردار ادا کرتا ہے۔ اگر اساتذہ تربیت یافتہ، علم و فضل سے آراستہ، اور تدریسی مہارتوں سے لیس ہوں، تو طلبہ میں دینی تعلیم کے لیے دلچسپی اور شعور پیدا ہوتا ہے، اور وہ علم کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ تربیت یافتہ اساتذہ دینی نصاب کو مؤثر انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، اور طلبہ کو عملی مثالوں، تاریخ اور عصری مسائل سے جوڑ کر علم کی افادیت کا شعور دیتے ہیں۔ اس کے برعکس، غیر تربیت یافتہ اور غیر ماہر اساتذہ طلبہ کی دلچسپی کو برقرار رکھنے میں ناکام رہتے ہیں، جس کے نتیجے میں طلبہ دینی تعلیم کو غیر متعلقہ یا غیر مؤثر سمجھنے لگتے ہیں۔

اساتذہ کی تربیت میں جدید تدریسی تکنیکوں، نفسیاتی تربیت اور طلبہ کے تعلیمی رویوں کو سمجھنے کی صلاحیت کا فقدان بھی دینی تعلیم کی رسائی اور اثرات کو محدود کر دیتا ہے۔ اساتذہ کی علمی اور تربیتی کمی طلبہ کی روحانی اور اخلاقی تربیت پر منفی اثر ڈالتی ہے، جس کے نتیجے میں دینی تعلیم سے دوری بڑھ جاتی ہے۔ اس وجہ سے اساتذہ کی قابلیت اور تربیت دینی تعلیم کی افادیت، معیار اور طلبہ کی دلچسپی کے لیے ناگزیر ستون ہے (ڈاکٹر حسن رضا قادری، اساتذہ کی تربیت اور دینی تعلیم، لاہور: مکتبہ تعلیم، 2021، ص 88)۔ اساتذہ کی علمی قابلیت اور تربیت دینی تعلیم کی کامیابی کے لیے لازمی ہے، اور اساتذہ میں مستقل تربیت، تدریسی مہارتوں کی افزائش اور جدید تعلیمی طریقوں کا نفاذ نوجوانوں میں دینی تعلیم کی دلچسپی اور وابستگی کو مضبوط بنانے کے لیے ضروری ہے۔

دینی نصاب کی مطابقت اور عصری چیلنجز

دینی نصاب کی مطابقت اور عصری چیلنجز دینی تعلیم کے مؤثر حصول اور افادیت کے لیے ایک نہایت اہم پہلو ہیں۔ دینی تعلیم کو عصر حاضر کے مسائل، سائنسی اور تکنیکی ترقی، اور عالمی ثقافتی رجحانات کے تناظر میں پیش کرنا ضروری ہے تاکہ طلبہ نہ صرف دینی علم حاصل کریں بلکہ اسے عملی زندگی میں مؤثر انداز میں نافذ کر سکیں۔ اگر دینی نصاب جدید چیلنجز کے مطابق نہ ہو یا عصری مسائل سے غیر متعلق ہو، تو نوجوان نسل اسے غیر ضروری یا غیر مؤثر تصور کرنے لگتی ہے۔ نصاب کی غیر مطابقت طلبہ کی دلچسپی میں کمی کا باعث بنتی ہے، کیونکہ وہ علم کو اپنے روزمرہ کے مسائل، پیشہ ورانہ زندگی، اور معاشرتی حالات سے جوڑ کر نہیں دیکھ پاتے۔ اس کے نتیجے میں نصاب کا عملی اور روحانی اثر کم ہو جاتا ہے اور طلبہ دینی تعلیم سے دور ہو جاتے ہیں۔

دینی نصاب میں عصری چیلنجز کے تناظر میں مضامین، عملی تربیت اور جدید تدریسی طریقوں کی کمی بھی نوجوانوں میں دینی علم کے حصول اور فہم کو محدود کرتی ہے۔ نصاب میں جدید علوم، سماجی مسائل اور علمی تحقیق کو شامل کرنا نہ صرف دینی تعلیم کو متعلقہ بناتا ہے بلکہ طلبہ کے سوچنے، تجزیہ کرنے، اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت کو بھی بڑھاتا ہے۔ اس طرح، دینی نصاب کی مطابقت اور عصری چیلنجز کا حل نوجوانوں میں دینی شعور اور عملی دلچسپی کو فروغ دینے کے لیے ناگزیر ہے۔

(ڈاکٹر فہد حسین، دینی نصاب اور عصری تقاضے، کراچی: مکتبہ فکر اسلام، 2020، ص 76)۔

دینی نصاب کی عصری مطابقت اور جدید چیلنجز کے مطابق اصلاح نوجوانوں کی دینی تعلیم میں دلچسپی، علم کی افادیت، اور عملی تربیت کے لیے لازمی ہے۔

طلبہ کی ذاتی دلچسپی اور محرکات

طلبہ کی ذاتی دلچسپی اور محرکات دینی تعلیم کے حصول اور افادیت میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ نوجوانوں کی ذاتی دلچسپی ان کے علم حاصل کرنے، مطالعہ کرنے، اور عملی تربیت میں مصروف رہنے کی صلاحیت کو متاثر کرتی ہے۔ اگر طلبہ کے اندر دینی تعلیم کے لیے دلچسپی، شعور اور ذاتی محرکات موجود نہ ہوں، تو وہ نصاب اور عبادات کی طرف

رغبت نہیں دکھاتے اور دنیاوی سرگرمیوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ ذاتی محرکات میں والدین کی ترغیب، اساتذہ کی رہنمائی، معاشرتی ماحول، اور اندرونی روحانی خواہش شامل ہیں۔ اگر طلبہ میں یہ محرکات مضبوط ہوں، تو وہ دینی تعلیم کے حصول میں مستقل مزاجی اور لگن کے ساتھ پیش رفت کرتے ہیں، اور علم کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کے لیے خود کو فعال کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، محرکات کی کمی طلبہ کی غیر توجہ، سستی، اور دینی تعلیم سے دوری کا باعث بنتی ہے۔

نوجوانوں کی ذاتی دلچسپی کو بڑھانے کے لیے دینی تعلیم کو عملی، دلچسپ اور عصری مسائل سے مربوط پیش کرنا ضروری ہے۔ اس کے ذریعے طلبہ علم کے حقیقی فوائد، روحانی سکون اور اخلاقی بصیرت کو محسوس کرتے ہیں، جس سے ان کی دینی وابستگی مضبوط ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں والدین، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کا کردار طلبہ کے محرکات کو پروان چڑھانے میں اہمیت رکھتا ہے۔ (ڈاکٹر عبدالرشید قادری، طلبہ کی دلچسپی اور دینی تعلیم، لاہور: مکتبہ فلاح، 2021، ص 64)۔

طلبہ کی ذاتی دلچسپی اور محرکات دینی تعلیم کے مؤثر حصول اور عملی اطلاق کے لیے لازمی ہیں، اور ان محرکات کی مضبوطی نوجوان نسل کو علم و عمل میں متوازن اور مؤثر بنانے کے لیے ناگزیر ہے۔

مصادر و مراجع

1. حسین، اسلامی تعلیم میں عصری چیلنجز، 2019۔
2. فاروقی، اسلامی تدریس اور معاشرہ، لاہور: مکتبہ صدیق، 2021۔
3. رحمانی، دینی تعلیم اور معاشرتی مسائل، کراچی: مکتبہ ناصر، 2020۔
4. ڈاکٹر محمد احمد قادری، جدید تعلیم اور دینی مدارس: ایک تجزیاتی مطالعہ، لاہور: مکتبہ دارالفکر، 2021۔
5. ڈاکٹر احمد رشید قریشی، خاندان اور دینی تربیت: ایک تحقیقی جائزہ، لاہور: مکتبہ فلاح، 2019۔
6. ڈاکٹر محمد طاہر رضوی، نوجوانوں میں دینی شعور اور نفسیاتی عوامل، لاہور: مکتبہ النور، 2020۔
7. ڈاکٹر زاہد محمود، میڈیا، ٹیکنالوجی اور دینی تعلیم، کراچی: مکتبہ نورانیہ، 2021۔
8. ڈاکٹر ناصر احمد بھٹی، شہری زندگی میں دینی تعلیم کے مسائل، لاہور: مکتبہ فلاح، 2020۔
9. ڈاکٹر سمیع اللہ قریشی، ثقافت، سماج اور دینی تعلیم، لاہور: مکتبہ روشنی، 2019۔
10. ڈاکٹر طارق محمود خان، دینی مدارس اور تعلیمی معیار: ایک تحقیقی جائزہ، لاہور: مکتبہ فلاح، 2020۔
11. ڈاکٹر حسن رضا قادری، اساتذہ کی تربیت اور دینی تعلیم، لاہور: مکتبہ تعلیم، 2021۔
12. ڈاکٹر فہد حسین، دینی نصاب اور عصری تقاضے، کراچی: مکتبہ فکر اسلام، 2020۔
13. ڈاکٹر عبدالرشید قادری، طلبہ کی دلچسپی اور دینی تعلیم، لاہور: مکتبہ فلاح، 2021۔
14. ڈاکٹر خالد سعید، مذہبی رہنمائی اور نوجوان، لاہور: مکتبہ النور، 2019۔
15. ڈاکٹر شفیق احمد، حکومتی کردار اور دینی تعلیم، اسلام آباد: مکتبہ ترقی، 2020۔